



## سوال

(01) کیا اہل حدیث نام صحیح ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم اہل حدیث کیوں ہیں؟ ہم مسلمین (مسلمان) کیوں نہیں ہیں؟ کیا کوئی صحابی اہل حدیث تھا؟ یا اس نے اپنا نام اہل حدیث رکھا ہو؟ دلائل سے واضح کریں ہم اہل حدیث کیوں ہیں؟ (جزاکم اللہ خیراً) یہ سوال ”جماعت المسلمین“ (فرقہ مسعودیہ) کی طرف سے ہے اور بخاری کی حدیث بھی پیش کی ہے کہ جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑو۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

”مسلمین“ مسلم کی جمع ہے اور بالاجماع مسلم مسلمان و مطیع و فرمان برادر کو کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے بہت سے نام اور القاب ہیں۔ مثلاً مہاجرین، انصار، صحابہ و تابعین وغیرہ، ایک صحیح حدیث میں آیا ہے:

«فادعوا بدعوی اللہ الذی سماکم المسلمین المؤمنین عباد اللہ»

پس پکارو، اللہ کی پکار کے ساتھ جس نے تمہارے نام مسلمین، مؤمنین (اور) عباد اللہ رکھے ہیں۔ (سنن ترمذی (۲۸۶۳) وقال: ”حسن صحیح غریب“ و صحیح ابن حبان (موارد ۱۵۵۰-۱۲۲۲) والحاکم (۱/۱۱۸، ۱۱۹، ۲۳۶، ۳۲۱، ۳۲۲) ووافقہ الذہبی)

اس کی سند صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

موسیٰ بن خلف بن یحییٰ بن ابی کثیر..... الخ کی روایت میں آیا ہے:

«فادعوا المسلمین باسمائهم بما سماهم اللہ عزوجل المسلمین المؤمنین عباد اللہ عزوجل»

مسلمانوں کو ان کے ناموں مسلمین، مؤمنین (اور) عباد اللہ عزوجل سے پکارو جو کہ اللہ عزوجل نے ان کے نام رکھے ہیں۔ (مسند احمد ۳/۱۳۰ ح ۴۰۲، واللفظ لہ ۳/۲۰۲ ح ۹۵۳، ۱، وسندہ حسن)

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اس کے ایک راوی ابو خلف موسیٰ بن خلف ہیں جو جمہور محدثین کے نزدیک موثق ہیں لہذا صدوق حسن الحدیث ہیں۔



مسند احمد (۲۳۲/۵ ح ۲۳۲۹۸) میں اس کا ایک صحیح شاہد یعنی تائید والی روایت بھی ہے، لہذا روایت مذکورہ بالکل صحیح ہے۔ واللہ  
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے اور بھی نام ہیں لہذا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ”ہمارا نام صرف ایک: مسلم“ ہے، غلط اور باطل ہے۔

صحیح مسلم کے مقدمے میں مشہور تابعی محدث سیرین رحمہ اللہ کا قول لکھا ہوا ہے کہ

“فیمنظر الی اہل السنۃ فیؤخذ حدیثہم“

پس اہل سنت کی طرف دیکھا جاتا تھا اور ان کی حدیث قبول کی جاتی تھی۔ (باب ۵ حدیث نمبر ۲۷۰۰ ترقیم دارالسلام)

اس قوت کے راویوں اور امام مسلم کی رضامندی سے یہ قول موجود ہے۔ صحیح مسلم ہزاروں لاکھوں علماء نے پڑھی ہے مگر کسی نے اس قول پر اعتراض نہیں کیا کہ مسلمانوں کا نام  
اہل سنت غلط ہے۔ معلوم ہوا کہ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اہل سنت نام صحیح ہے۔

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ طائفہ منصورہ ہمیشہ غالب رہے گا۔ اس کی تشریح میں امام بخاری فرماتے ہیں: ”یعنی اہل الحدیث“

یعنی اس سے مراد اہل الحدیث ہیں۔ (مسائلہ الاجتہاد بالشافعی للخطیب ص ۳۷۰ سندہ صحیح)

امام بخاری کے استاد علی بن عبداللہ الدینی ایسی روایت کی تشریح میں فرماتے ہیں: ”ہم اہل الحدیث“ وہ اہل الحدیث ہیں۔ (سنن الترمذی، الجواب الفتن باب ما جاء فی الامتہ المصلین  
ح ۲۲۲۹ نسخہ عارضۃ الاحوذی: ۹/۴۷۰ سندہ صحیح)

امام قتیبہ بن سعید نے فرمایا:

”اذارایت الرجل یحب اہل الحدیث..... فانہ علی السنۃ الخ“

اگر تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ اہل الحدیث سے محبت کرتا ہے تو (سمجھ لے کہ) وہ شخص سنت پر (چل رہا) ہے۔ (شرف اصحاب الحدیث للخطیب ص ۳۳ ح ۱۳۳۰ سندہ صحیح)

احد بن سنان الواسطی نے فرمایا:

”یس فی الدنیا یتدع الیہ وہو یغض اہل الحدیث“

دنیا میں کوئی بھی ایسا بدعتی نہیں ہے جو کہ اہل الحدیث سے بغض نہیں رکھتا۔ (معرفة علوم الحدیث للحاکم ص ۳۰ سندہ صحیح)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

”ان لم تکن ہذہ الطائفۃ المنصورۃ اصحاب الحدیث فلا ادری من ہم“

اگر اس طائفہ منصورہ سے مراد اصحاب الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔ (معرفة علوم الحدیث للحاکم ص ۲۰ صحیح ابن حجر فی فتح الباری ۱۳/۲۵۰)

حص بن غیاث نے اصحاب الحدیث کے بارے میں کہا:



”ہم خیر اہل دنیا“ یہ دنیا میں بہترین لوگ ہیں۔ (معرفة علوم الحديث للحاکم ص ۳ و سندہ صحیح)

امام شافعی فرماتے ہیں :

”اذا رأيت رجلا من اصحاب الحديث فكان رأيت النبي صلى الله عليه وسلم حياً“

جب میں اصحاب الحدیث میں سے کسی شخص کو دیکھتا ہوں، تو گویا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ دیکھتا ہوں۔ (نثر اصحاب الحدیث للخطیب ص ۹۳ ح ۸۵ و سندہ صحیح)

المحدث الصدوق امام ابن قتیبہ الدینوری (متوفی ۲۶۷ھ) نے ایک کتاب لکھی ہے :

”تاویل مختلف الحدیث فی الرد علی اعداء اہل الحدیث“

اس کتاب میں انھوں نے ”اہل الحدیث“ کے اعداء (دشمنوں) کا زبردست رد کیا ہے۔ یہ تمام اقوال محدثین کے درمیان بلا انکار بلا اعتراض شائع و ذرائع اور مشہور ہیں۔

لہذا معلوم ہوا کہ ”اہل الحدیث“ کے نام کے جائز و صحیح ہونے پر ائمہ مسلمین کا اجماع ہے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ امت مسلمہ گمراہی پر اجماع نہیں کر سکتی۔

قل رسول الله صلى الله عليه وسلم : « لا يجمع الله امتي اوقال : هذا الامتة على الضلالة ابدأ و يد الله على الجماعة »

اللہ میری امت کو۔ یا فرمایا اس امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت (اجماع) پر ہے۔ (المستدرک ۱/۱۶۱ ح ۳۹۸، ۳۹۹ و سندہ صحیح)

ان چند دلائل مذکورہ سے معلوم ہوا کہ مسلمین کا صفاتی نام اور لقب اہل الحدیث و اہل السنۃ بھی ہے اور یہی گروہ طائفہ منصورہ ہے۔

اہل الحدیث کے دو ہی مفہوم ممکن ہیں :

(۱) صحیح العقیدہ محدثین کرام

(۲) صحیح العقیدہ عوام جو محدثین کے منج پر ان کی اقتداء بالذلیل کرتے ہیں۔

دیکھئے : مقدمۃ الفرقۃ الجدیدہ (ص ۱۹) و مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (۹۵/۴)

یہ بات ثابت شدہ ہے کہ طائفہ منصورہ جنت میں جائے گا کیونکہ یہ اہل حق ہیں تو کیا صرف محدثین کرام ہی جنت میں جائیں گے اور ان کے عوام باہر دروازے پر ہی رہ جائیں گے؟

معلوم ہوا کہ طائفہ منصورہ میں محدثین اور ان کے عوام دونوں ہی شامل ہیں۔ قرآن و حدیث کو اپنی عقل سے سمجھنے والے اور منکر اجماع مسعود احمد بنی اہل سنی تکفیری نے لکھا ہے :

”ہم بھی محدثین کو اہل الحدیث کہتے ہیں۔ زہیر صاحب کا مذکورہ بالا قول ہماری تائید ہے نہ کہ تردید۔“ (الجماعۃ المقدیمۃ بحواب الفرقۃ الجدیدہ ص ۵)

حدیث بیان کرنے والوں کو محدثین کہتے ہیں۔ یہ عوام المسلمین کو بھی معلوم ہے صحابہ و تابعین نے احادیث بیان کی ہیں لہذا ثابت ہوا کہ صحابہ و تابعین سب محدثین (اہل الحدیث) تھے۔





”فلو بايع أهل الكحل والعقد الواحد موصوف بشرط الإمامة لاعتقدت له الخلافة وحرمت على كل أحد المخالفة“

پس اگر (تمام) اہل حل و عقد امامت کے کسی مستحق کی بیعت کر لیں تو اس کی خلافت قائم ہو جاتی ہے اور ہر ایک پر اس کی مخالفت حرام ہو جاتی ہے۔ (المضمج ج ۳ ص ۵۷، ۵۸)

شارحین حدیث کی ان تشریحات سے معلوم ہوا کہ جماعت المسلمین اور ان کے امام سے مراد خلافت اور خلیفہ ہے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فإن لم تجدوا من خليفته فاهرب حتى تموت» الخ

پس اگر تو اس دن خلیفہ نہ پائے تو موت تک کے لئے بھاگ جا۔ (سنن ابی داؤد: ۲۲۲۷ و صحیح ابی عوانہ ۲/۶۷۱ و سندہ حسن، صحیح ابن بدروثیہ ابن حبان والیو عوانہ و سنیج بن خالد وثقہ العلی و ابن حبان وللحدیث شواہد)

ایک اہم فائدہ:

ابن بطال القرطبی (المتوفی ۳۲۹ھ) نے کہا:

”فياذا لم يكن لهم إمام فافترق أهل الإسلام أحزاباً فواجب اعتزال تلك الفرق كلها“

پس جب ان لوگوں کا امام (خلیفہ) نہ ہو اور اہل اسلام احزاب (پارٹیوں) میں بٹ جائیں تو ان تمام فرقوں سے دور ہو جانا واجب (فرض) ہے۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال ۳۲/۱۰)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث سے دو قسم کے لوگوں نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے:

۱) وہ لوگ جنہوں نے ”جماعت المسلمین“ کے نام سے ایک کاغذی پارٹی (حزب) بنائی اور ایک عام آدمی اس کا امام بن گیا حالانکہ یہ پارٹی خلافت مسلمین نہیں ہے اور اس کا نام نہاد امام خلیفہ نہیں ہے۔

۲) وہ لوگ جنہوں نے ایک کاغذی خلیفہ بنایا جس کے پاس نہ فوج ہے اور نہ کوئی طاقت اس کاغذی خلیفہ کا ایک انچ زمین پر قبضہ نہیں ہے۔ اس خلیفہ نے نہ کفار سے جہاد کیا، نہ شرعی حدود کا نفاذ کیا، اسے خلیفہ کہنا خلافت کے ساتھ مذاق ہے۔

سورہ بقرہ کی آیت: ۳۰ کی تشریح میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

”وقد استدال القرطبي وغيره بهذه الآية على وجوب نصب الخليفة ليفصل بين الناس فيما يختلفون فيه ويقطع تنازعهم وينتصر لمظلوم من ظالمهم ويقيم الحدود ويوزع عن تعاطي الفواحش“

قرطبی وغیرہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ خلیفہ قائم کرنا واجب ہے تاکہ لوگوں کے درمیان اختلافات میں فیصلہ کرے اور جھگڑے ختم کر دے۔ ظالم کے مقابلے میں مظلوم کی مدد کرے، حدود کا نفاذ کرے اور بے حیائی، فحاشی کے کاموں سے روکے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲۰۴/۱)

قاضی ابویعلیٰ محمد بن الحسن الفراء اور قاضی علی بن محمد حبیب المادردی نے بھی خلیفہ کے لئے جہاد، سیاست اور اقامت حدود کو شرط قرار دیا ہے۔ دیکھئے الاحکام السلطانیہ (ص ۲۲)

والاحكام السلطانية للماوردی (ص ۶) اور ماہنامہ الحدیث: ۲۲ ص ۳۹

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں: **”ولان المسلمین لا بد لهم من امام یقوم بتنفيذ احکامهم واقامة حدودهم وسد ثغورهم وتجهيز جيوشهم واخذ صدقاتهم.....“** مسلمانوں کا ایسا امام (خلیفہ) ہونا ضروری ہے جو احکام نافذ کرے، حدود قائم کرے، سرحدوں کی حفاظت کرے، لشکر تیار کرے اور لوگوں سے صدقات (قوت کے ساتھ) وصول کرے۔ (شرح الفقہ الاکبر ص ۱۲۶)

علمائے کرام کی ان تشریحات کے سراسر خلاف ایک کاغذی خلیفہ بنانا جو اپنے گھر میں شرعی حدود قائم کرنے سے عاجز ہو اور اپنے گھر کی دیواروں کی حفاظت نہ کر سکتا ہو (وغیرہ) ان لوگوں کا کام ہے جو امت مسلمہ میں فرقہ پرستی اور باطل نظریات کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے: **«من مات ولیس له امام مات میتة جاهلیة»**

جو شخص فوت ہو جائے اور اس کی گردن میں امام (خلیفہ) کی بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (السند لابن ابی عاصم ۱۰۵۷، وسندہ حسن، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ۱۸۵۱)

اس کی تشریح میں امام احمد فرماتے ہیں: **”ندری بالامام؟ الذی یتجمع المسلمون علیه، کلهم یقول: هذا امام، فھذا معناه“**

تجھے پتا ہے کہ (اس حدیث میں) امام کسے کہتے ہیں؟ جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو جائے۔ ہر آدمی یہی کہے کہ یہ امام (خلیفہ) ہے، یہ ہے اس حدیث کا معنی۔ (سوالات ابن ہانی ص ۸۵ فقرہ: ۲۰۱۱، السنۃ للخلال ص ۸۱ فقرہ: ۱۰، المسند من مسائل الامام احمد، ق: ۱، بحوالہ الامامۃ العظمیٰ عند اہل السنۃ والجماعۃ ص ۲۱۷)

متصر یہ کہ امام اور جماعت المسلمین والی احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض الناس کا کاغذی جماعتیں اور کاغذی امیر بنانا بالکل غلط ہے اور سلف صالحین کے فہم کے سراسر خلاف ہے۔

بعض لوگ ”اہل حدیث“ نام سے بہت چڑتے ہیں اور عوام الناس میں یہ مشہور کرنے کی سعی نامراد کرتے ہیں کہ ”یہ نام فرقہ وارانہ ہے چونکہ ہم مسلمان ہیں لہذا ہمیں مسلمان ہی کہلانا چاہیے“ لہذا ہم نے اپنے اسلاف، محدثین اور ائمہ کرام سے متعدد دلائل پیش کئے ہیں کہ اہل حدیث کہلانا نہ صرف جائز ہے بلکہ پسندیدہ بھی ہے اور یہی طائفہ منصورہ ہے۔ (دیکھئے علمی مقالات ج ۱ ص ۱۷۳-۱۶۱) [الحدیث: ۲۹]

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج ۲ ص ۲۷

محدث فتویٰ